Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P. G.
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. 4th Sem, Paper, 13th
7. Title/Heading of e-content : URDU MEN KHAKA NIGARI
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

14.07.2020

14.07.2020

اردو میں خاکہ نگاری

M.A. IV Sem
Paper: 13th

خاکہ نگاری صنف ادب کی حیثیت سے چند انفرادی خد و خال اور خصوصیت کی حامل ہوتی ہے۔ خاکہ نگار شخصیت کی سیرت کی دھوپ چھاؤں، اس کی عادات و اطوار، اس کے کردار کے سیاہ و سفید کی ایسی تصویر پیش کرتا ہے جس سے شخصیت کے اہم گوشے بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے خاکوں کی جھلک ہم کو تذکرہ گل رعنا میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہے۔ لیکن آزاد کی دربار اکبری، نیرنگ خیال اور آب حیات میں بعض معلومات ایسے انداز میں فراہم کی گئی ہیں اور کرداروں کے مخصوص زاویوں پر اس انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ قلمی تصویریں بہت قریب نظر آنے لگتی ہیں۔ محمد حسین آزاد پہلے تذکرہ نگار ہیں جنہوں نے مختلف افراد کا حلیہ، عادات و اطوار، نظریات، عقائد اور ان کی خوبیوں اور خرابیوں کو اس طرح پیش کیا ہے کہ پوری شخصیت ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ خاکہ نگاری کے لئے صرف شخصیت ہی کو جان لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے تمام تر حالات جمع کر کے اپنی قوت تخیل کے ذریعہ ان میں ایک نئی روح پھونکنا ضروری ہے۔ جن افراد سے ہمارا تعلق ہوتا ہے ان کی بابت تو ہم سب ہی کچھ جانتے ہیں مگر خیالی کردار مکمل طور سے جانے اور سمجھے جاتے ہیں اگر خاکہ نگار ان کو اچھی طرح ظاہر کرے تو یہ کردار ہمارے دوستوں سے زیادہ دوست اور عزیزوں سے زیادہ عزیز ہو جاتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر قسم کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں اور خاکہ نگار اپنی تخلیقی قوت کے ذریعے کردار کی ان حرکات اور صفات تک پہنچ جاتا ہے جو ان کی مکمل ہستی کا کامل نقش کھینچنے کے لئے ضروری ہے اور انہی چیزوں کا سہارا لے کر وہ اپنے خیالی کردار کو عام زندہ لوگوں کے کردار سے زیادہ زندہ

اور جاندار بنا دیتا ہے۔ عبدالحلیم شرر نے مخصوص یا ایک طرح
کے افراد کو موضوع نہیں بنایا ہے۔ شرر نے کوشش کی ہے کہ صورت
کے ساتھ سیرت کے نقوش واضح ہو جائیں لیکن وہ زیادہ تر
کارنامے یا واقعات شمار کر کے گئے۔ مرزا محمد ہادی رسوا نے
"وضع داران لکھنؤ" کے نام سے شخصیتوں پر مضامین کا مجموعہ
شائع کیا۔ ان کے پیش کش کے انداز میں جذبات، خلوص کا
اعتماد اور قطعیت ضرور ہے لیکن انہوں نے شخصیتوں کی سیرت
کے کسی ایک پہلو کو ہی اجاگر کیا ہے اس حیثیت سے ان کے
پیش کردہ شخصی مضامین کو نیم شخصی مرقع کہنا درست ہوگا۔
رسوا کے بعد خواجہ حسن نظامی نے دلی کی اکثر بڑی
شخصیتوں کی تصویر کشی کی ہے جنہیں وہ قلمی چہرہ کہتے تھے لیکن
ان کی تصاویر میں شخصیت کی مکمل عکاسی نہیں، انہیں صرف
حلیہ کہہ سکتے ہیں۔ البتہ خاکے کے ابتدائی نقوش میں حسن
نظامی کی اس تصنیف کو ہمیشہ اہمیت حاصل رہے گی۔
فرحت اللہ بیگ نے شخصی خاکوں کی طرف توجہ کی
اور شخصی خاکہ نگاری کو ایک مستقل صنف کے درجے تک
پہنچا دیا۔ نذیر احمد کی کہانی اردو ادب کا ایک گراں قدر کارنامہ
ہے۔ عبدالحق کے شخصی خاکوں کا مجموعہ "چند ہم عصر" ہے
ان کے خاکے اہمیت کے حامل ہیں۔ عبدالماجد دریابادی
ایک اہم خاکہ نگار ہیں۔ انہوں نے کئی شخصی خاکے لکھے جن
میں مہدی افادی، اکبر الہ آبادی اور شبلی کے خاکے قابل
ذکر ہیں۔ رشید احمد صدیقی اردو کے ایک مشہور خاکہ
نگار ہیں۔ گنج ہائے گراں مایہ، ہم نفسان رفتہ اور خنداں
ان کے خاکوں کا مجموعہ ہے۔ ایک طویل خاکہ "ذاکر صاحب"
کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ "آشفتہ
بیانی میری"، "شیخ نیازی" اور "مضامین رشید" میں بھی ان
کی خاکہ نگاری کے نمونے مل جاتے ہیں۔ اس زمانے میں شفیع
دہلوی، بشیر احمد، خواجہ غلام السیدین اور عبدالرزاق کانپوری

وغیرہ نے بھی خاکے لکھے ہیں۔

نئے ادبی رجحانات کے تحت ۱۹۴۸ء کے بعد بھی خاکے لکھے گئے۔ کرشن چندر، علی سردار جعفری، عصمت چغتائی اور ساحر لدھیانوی نے بھی خاکے لکھے۔ عصمت کا خاکہ "دوزخی" مشہور ہے۔ سعادت حسن منٹو کے شخصی خاکوں کے مجموعے "گنجے فرشتے"، "لاؤڈ اسپیکر" اور "فلمی شخصیتیں" شائع ہوئے۔ اعجاز حسین کے مختصر خاکوں کا مجموعہ "عالم ادب کے شہزادے" کے نام سے 1954ء میں شائع ہوا۔ چراغ حسن حسرت اور تمکین کاظمی نے چند اچھے خاکے لکھے۔ اشرف صبوحی، دیوان سنگھ مفتون، شوکت تھانوی، مالک رام، غلام احمد فرقت کاکوروی، رئیس جعفری، عبدالمجید سالک، شاہد دہلوی، علی جواد زیدی، عبدالاحد خاں، معین الدین دردائی، الطاف حسین قریشی، نریش کمار شاد اور محمد طفیل وغیرہ نے بھی خاکے لکھے۔ ان سب میں محمد طفیل نے خاکہ نگاری کی صنف میں قابل قدر حصہ لیا ہے۔ وہ ایک اچھے خاکہ نگار ہیں۔ اب تک ان کے خاکوں کے بہت سے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ صاحب، جناب، آپ، محترم اور مکرم وغیرہ ان کے خاکوں کے مشہور مجموعے ہیں۔

اب تک جن ادیبوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ ایسے اصحاب ہیں جنھوں نے اس صنف ادب کی طرف خاص توجہ کی ہے اور خاکہ نگار کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ادیبوں نے خاکے لکھے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

X

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of URDU, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A IVth Sem, Paper: 13th
Title/Heading of E-content: URDU MEN KHAKA NIGARI
WhatsApp No. 9431632576